

191350 - کسی خیراتی ادارے کو زکاة دے سکتے ہیں جو زکاة کے پیسے سے قربانی کیلئے جانور خریدتی ہے؟

سوال

سوال: کیا میں اپنی زکاة کسی ایسے خیراتی ادارے کو دے سکتا ہوں جو گائے خرید کر عید کے دن قربانی کرتی ہے، اور پھر اس کا گوشت فقراء و مساکین میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

وقت پر زکاة ادا کرنا واجب ہے، چنانچہ وقت سے زکاة مؤخر کرنا جائز نہیں ہے، البتہ کسی مثبت مصلحت کے تحت تھوڑی سی مدت کیلئے تاخیر ممکن ہے۔
اس کی تفصیل کیلئے آپ سوال نمبر: (45185) کا مطالعہ کریں۔

دوم:

قابل اعتماد اور امانت دار خیراتی اداروں کو زکاة دینا جائز ہے، بشرطیکہ وہ شرعی طریقے کے مطابق زکاة کے مستحقین میں اسے تقسیم کریں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

ہمارے علاقے میں ایک خیراتی ادارے کی برانچ ہے، تو کیا میں انہیں اپنی زکاة میں سے کچھ دے سکتا ہوں؟
تو انہوں نے جواب دیا:

"اگر اس خیراتی ادارے کے لوگ دینی اور علمی اعتبار سے معتمد اور معتبر ہیں تو انہیں زکاة دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن آپ انہیں یہ بتلائیں گے کہ یہ زکاة ہے، تا کہ اسے عام صدقات کے مصارف میں تقسیم نہ کیا جائے۔ اور اگر آپکو ان کے بارے میں علمی و دینی حالت کے بارے میں علم نہیں ہے، تو بہتر یہی ہے کہ آپ خود مساکین کو زکاة پہنچائیں؛ بلکہ افضل یہ ہے کہ ہمیشہ آپ خود ہی زکاة لوگوں میں تقسیم کریں؛ کیونکہ انسان اپنی زکاة خود نکالے تو اسے اطمینان رہتا ہے کہ میری زکاة مستحق لوگوں تک پہنچ چکی ہے، چنانچہ اسے اس عمل کا بھی اجر ملے گا کہ اس نے مستحق لوگوں کو تلاش کر کے زکاة ان تک پہنچائی ہے، لہذا کسی کو ذمہ داری دینے سے بہتر

ہے کہ آپ خود ہی زکاة مستحق لوگوں تک پہنچائیں " انتہی بتصرف
 " فتاویٰ نور علی الدرب " (7/408)

سوم:

کسی بھی خیراتی ادارے کو عید کے دن قربانیاں کرنے کیلئے زکاة دینا درست نہیں ہے، کیونکہ اصولی طور پر زکاة اسی مال سے دی جاتی ہے جس میں زکاة واجب ہوئی ہے، یعنی نقدی رقم کی زکاة نقدی دی جائے گی، اور فصلوں کی زکاة فصلوں کی شکل میں دی جائے گی۔

لہذا فقراء و مساکین کو زکاة کا مال دیا جائے گا، اور وہ خود اپنی ضروریات کی اشیا خرید لیں گے، کیونکہ زکاة وصول کرنے کے بعد زکاة کا مال ان کی ملکیت میں آجاتا ہے، اور کسی کے مال میں بغیر اجازت کے ہیر پھیر کرنا جائز نہیں ہوتا۔

چنانچہ نقدی کی زکاة نقدی کی شکل میں ہوگی، نقدی کی جگہ راشن یا گوشت وغیرہ کی شکل میں ادا کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ غریب شخص کو اپنی ضروریات کا زیادہ علم ہے، اور نقدی دینے کی صورت میں اس کیلئے آسانی بھی ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ غریب آدمی پر قرضہ ہو اور رقم ملنے پر وہ قرضہ ادا کر دے، یا کوئی ایسی ضرورت ہو جو صرف رقم سے ہی حل ہو سکتی ہو، تو اسے نقدی دینا ہی بہتر ہوگا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

"کیا زکاة کی رقم کو راشن وغیرہ کی شکل میں فقراء کو دینا جائز ہے؟"

تو انہوں نے جواب دیا:

"ایسا کرنا جائز نہیں ہے، اس لیے زکاة اس صورت میں نقدی کی شکل میں ہی دی جائے گی" انتہی

"اللقاء الشهري" (41/12)

واللہ اعلم.